میں گنوائی (۳) مال و دولت کی بابت کہ کہاں سے کمایا (۴) اور پھر اسے کہاں خرچ کیا (۵) اور یہ کہ جتنا علم پایا اس پر کتنا عمل کیا؟

الغرض زندگی کے جتنے بھی مختلف احوال و ظروف ہیں، سب کی بابت باز پرس ہوگی، وہ اقتدار ہو یا کاروبار، گھر بار ہو یا آر پار، راتیں ہوں یا دن، صحت ہو یا بیماری، خوشحالی ہو یا تنگدستی، اپنوں کا کوئی معاملہ ہو یا غیروں کا، دوستی کی کوئی بات ہو یا دشمنی کی، انسانوں کے متعلق ہو یا حیوانوں سے۔ ہر حال سب سے متعلق حساب کتاب ہوگا، قبر میں بھی اور حشر میں بھی۔ اس سے کسی کے لئے کوئی آشنا نہ ہوگا نیک کا نہ بد کا، اب آپ اپنا جائزہ لے کر دیکھ لیجئے، اس باز پرس کے آپ کس قدر متحمل ہیں۔ اور جب خدائی چیکنگ شروع ہوئی تو کیا بنے گا؟

بدن بے حس، نظر معدوم، محروم تکلّم ہے

بنائے دشمنی دنیا میں اندازِ تحکّم ہے
ہر اک جھگڑے کا حل اے دوست تفہیم و تفہّم ہے

اجل آتے ہی کیا تجھ کو ہوا اے رستمِ دنیا
بدن بے حس، نظر معدوم، محروم تکلّم ہے

ترے حسنِ توجہ سے یہ صحنِ گلشنِ عالم
ترنّم ہی ترنّم ہے تبسّم ہی تبسّم ہے

مسافر کس طرح اے ناخدا منزل پہ پہنچے گا
شکستہ ہے سفینہ، موجِ دریا میں تلاطم ہے

ترے باغی بھی دنیا میں تجھی سے رزق پاتے ہیں
یہ تیرا ہی تحمّل ہے یہ تیرا ہی ترحّم ہے

صلہ دیتا ہے خود اللہ جن کا دونوں عالم میں
فقط قرآن و سنت کی وہ تعلیم و تعلّم ہے

تو اپنا گوہرِ مقصود ہرگز پا نہیں سکتا
رہِ عشرت میں جب تیری متاعِ زندگی گم ہے

ارے غافل خدا کا ذکر تو بھی صبحدم کر لے
ہر اک طائر خدا کی حمد میں محوِ ترنّم ہے

وہی ہے کامیاب زندگی دنیا میں اے عاجز
مصیبت میں ہمیشہ جن کے ہونٹوں پر تبسّم ہے

(عبدالرحمٰن عاجز)